بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (ضحیٰ: ۱۱)

جشنِ بہاراں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۱۷

ادارۂ مسعودیہ، ۵۔۶/۲۔ ای، ناظم آباد۔ کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء

DESIGNED & PROCESSED BY AL-HADI PH 603919

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (ضحیٰ : ۱۱)

جشنِ بہاراں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

۱۷

اِدارہ مسعودیہ، کراچی

Marfat.com

انتساب

---- عالم بالا کے ان صف بستہ فرشتوں کے نام

---- پروردگار عالم جن کی قسم کھا رہا ہے

---- جو شب و روز تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور درود و سلام کے گجرے پیش کر رہے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

Marfat.com

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جھلکیاں

ا۔۔۔ خوشیاں مناو ۔ ۸

۲۔۔۔ عہد وفا ۔ ۹

۳۔۔۔ پیمان محبت ۔ ۱۰

ذکر ولادت ۔ ولادت باسعادت سے پہلے

۴۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔ ۱۱

۵۔۔۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ۔ ۱۱

۶۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ ۱۲

۷۔۔۔ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود و نصاری ۔ ۱۳

ذکر ولادت ۔ ولادت باسعادت کے بعد

۸۔۔۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۔ ۱۴

Marfat.com

۹--- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ . ۱۵

۱۰--- حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ . ۱۷

۱۱--- محدث کبیر ابجوزی رضی اللہ عنہ . ۱۸

۱۲--- ابو العباس تقی الدین ابن تیمیہ . ۱۹

۱۳--- اوب الخیر شمس الدین محمد بن محمد شیرازی دمشقی معروف بابن جوزی . ۲۰

۱۴--- ابو الفضل شہاب الدین احمد معروف بابن حجر عسقلانی . ۲۱

۱۵--- شہاب الدین احمد بن محمد معروف بامام قسطلانی . ۲۳

۱۶--- شیخ عبد الحق محدث دہلوی . ۲۴

۱۷--- شاہ احمد سعید مجددی . ۲۹

۱۸--- حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (مرشد کریم مولوی اشرف علی تھانوی) . ۲۷

۱۹--- شیخ محمد بن علوی مالکی حسنی مکی . ۲۸

۲۰--- انقلاب حسن . ۳۰

۲۱--- عیدوں کی عید . ۳۲

۲۲--- آمد بہار . ۳۴

Marfat.com

۲۳۔۔۔جشن بہار ۔ ۳۷

۲۴۔۔۔استقبال بہار ۔ ۴۱

۲۵۔۔۔جمہور و جمہوریت ۔ ۴۷

۲۶۔۔۔ذکر و اذکار ۔ ۵۲

۲۷۔۔۔انفصال و اتصال ۔ ۵۴

۲۸۔۔۔حواشی اور حوالے ۔ ۵۹

۲۹۔۔۔کتابیات ۔ ۶۴

۳۰۔۔۔ڈاکٹر محمد اقبال ۔ ۶۷

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

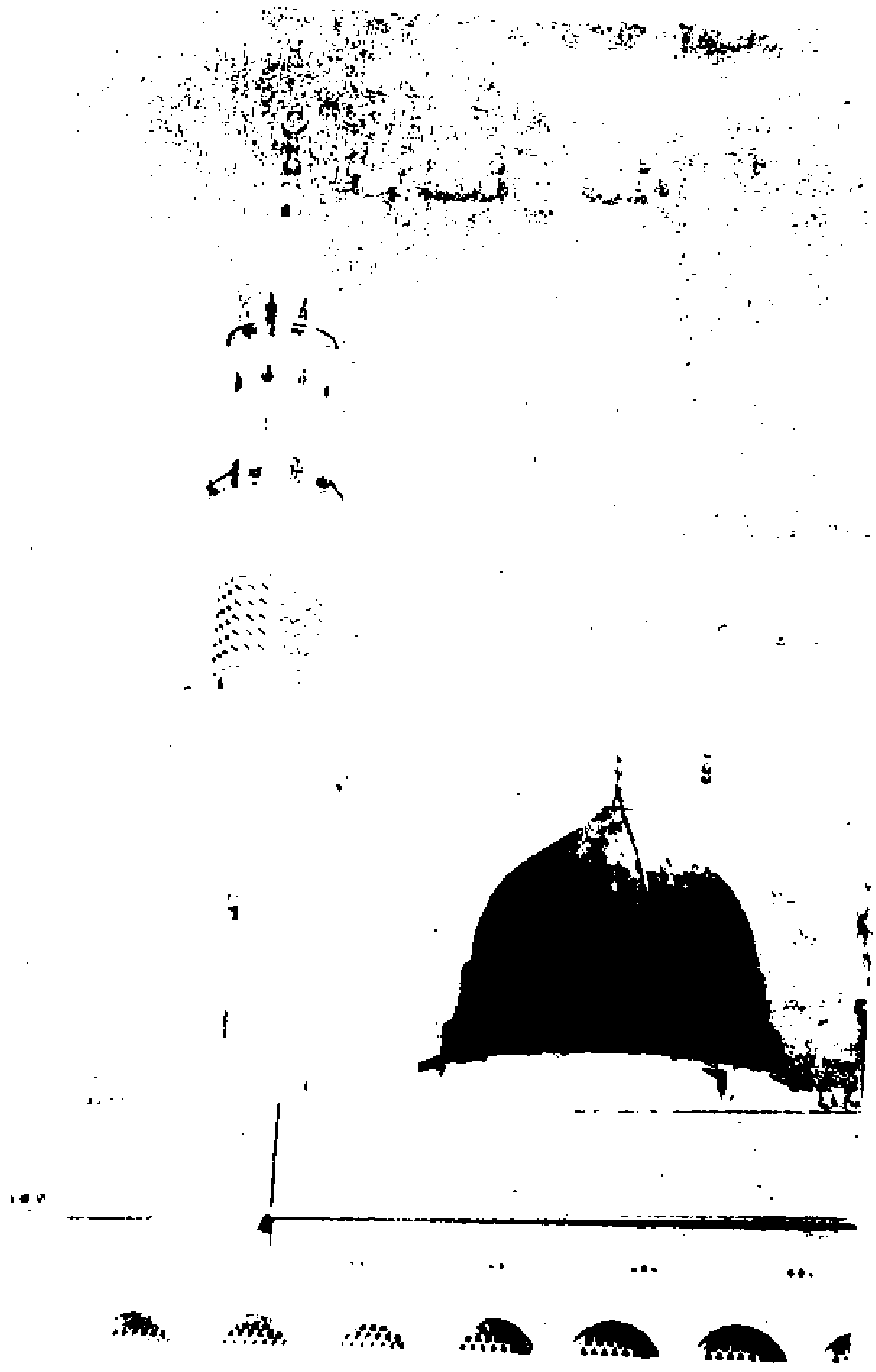

مسجد نبوی شریف
مدینہ منورہ

گنبد خضراء
مدینہ منورہ

Marfat.com

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوشیاں مناو

قل بفضل الله و برحمته فبذلک فلیفرحواء هو خیر مما یجمعون O (قرآن حکیم. سوره یونس : ۵۸)

کہہ دیجئے. یہ اللہ کے فضل سے ہے. یہ اللہ کی رحمت سے ہے. تو اس پر خوشیاں منائیں. وہ ان کی سب جمع پونجی سے بہتر ہے۔

Marfat.com

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عہد وفا

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے کہ تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا. اس کی مدد کرنا----- فرمایا. کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا"؟----- سب نے عرض کی----- "ہم نے اقرار کیا"----- تو فرمایا----- "ایک دوسرے پر گواہ ہو جاو اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (قرآن حکیم. سورہ آل عمران: ۸۱)

Marfat.com

(۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیمان محبت

آپ فرما دیجئے اگر تم کو۔۔۔۔۔ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکان۔۔۔۔۔ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے (عذاب نازل کرے) اور اللہ سرکشوں کو راہ نہیں دیتا۔۔۔۔۔ (قرآن حکیم۔ سورہ توبہ: ۲۴)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر ولادت ولادت با سعادت سے پہلے

(۴)

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام

(۵)

حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ السلام

اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انھیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انھیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور خوب ستھرا فرمائے. بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ (قرآن حکیم. سورہ بقرہ: ۱۲۹)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(٦)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا۔۔۔۔۔اے بنی اسرائیل!۔۔۔۔۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں. اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا جو میرے بعد تشریف لائیں گے. ان کا نام 'احمد' ہے۔ (قرآن حکیم. سورہ صف: ٦)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۷)

یاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اور
یہود و نصاری

اور اس سے پہلے وہ (یہود و نصاری) اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا۔ اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (قرآن حکیم۔ سورہ توبہ: ۸۹)

Marfat.com

ذکر ولادت با سعادت کے بعد

(۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(۶۸ھ---۶۸۷ء)

علامہ زرقانی نے بحوالہ تنویر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال اور چند افراد قوم کو جمع کر کے ان کے سامنے وقائع ولادت بیان فرما رہے تھے اور حمد الٰہی اور درود رسالت پناہی میں مصروف تھے کہ اچانک سرور دو جہاں، شفیع مجرماں (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے اور ان کا یہ حال ملاحظہ فرما کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا:۔

حلت لکم شفاعتی

میری شفاعت تم پر حلال ہو گئی (یعنی لازم ہو گئی)

(مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ: مواعظ مظہری، ۱۹۷۰ء، کراچی، ص ۱۸۶-۱۸۷)

Marfat.com

(۹)

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (م۔۵۰ ھ) دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں

حضرت ھشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد یعنی صحابی رسول حضرت عروہ بن زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم (جو عشرہ مبشرہ میں ہیں اور مدینہ منورہ کے مشہور عالم و فقیہہ بھی ہیں) روایت کرتے ہیں:۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد (نبوی شریف) میں حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کے لئے منبر رکھا کرتے تھے تاکہ وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا آپ نے فرمایا. رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔۔۔۔۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حسان (رضی اللہ عنہ) کے

Marfat.com

لئے فرماتے ۔ " اللہ تعالیٰ روح المقدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) سے حسان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرمائے" ۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھتے رہیں۔

(۱) ابو داود شریف ، ج ۲ ، ص ۳۳۶ ۔ (۲) شرح شمائل ترمذی شریف (سید محمد امیر شاہ گیلانی) ۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ، ص ۳۲۸

توشہ میں ، غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغانِ دلِ زار ، حُدی خواں بس ہے

رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرتِ حسّاں بس ہے

Marfat.com

(۱۰)

امام المحدثین امام مالک بن انس

رضی اللہ تعالی عنہ

(م۔ ۱۷۹ھ / ۷۹۵ء)

امام المحدثین جب حدیث پاک بیان فرماتے تو یہ اہتمام فرماتے۔۔۔۔۔ پہلے غسل فرماتے۔ خوشبو لگاتے۔ نئے کپڑے پہنتے۔ طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے۔ چادر سر مبارک پر رکھتے۔۔۔۔۔ ان کے لئے۔۔۔۔۔ ایک تخت مثل عروس بچھایا جاتا۔۔۔۔۔ اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خضوع و خشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان فرماتے۔ اگر سلگاتے اور اس تخت پر اسی وقت بیٹھتے تھے جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث بیان کرنی ہوتی۔

عرض کیا گیا۔ آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں"؟

فرمایا۔۔۔۔ مجھے تعظیم رسول سے پیار ہے۔ میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔

(اقامتہ القیامہ (۱۲۹۹ھ)۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء۔ ص ۴۴، بحوالہ قاضی عیاض: شفا شریف)

Marfat.com

(۱۱)

محدث کبیر علامہ ابن جوزی

(م۔ ۵۹۷ھ/ ۱۲۰۱ء، بغداد شریف)

یہ عمل حسن (محفل میلاد) ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر، یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔

(محدث ابن جوزی: المیلاد النبوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۳۴۔ ۳۵)

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی سرتا بقدم، شان ہیں یہ
ان سا نہیں انساں، وہ انسان ہیں یہ

قرآن تو ایمان، بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے، مری جان ہیں یہ!

Marfat.com

(۱۲)

ابو العباس تقی الدین ابن تیمیہ حرانی

(م۔ ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفل میلاد کا انعقاد بعض لوگ کرتے ہیں اور اچھے ارادے اور نیک نیت سے اس محفل کو منعقد کرنے والے کے لئے حسن قصد کی بدولت اس میں اجر عظیم ہوتا ہے نیز اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے۔

(محمد بن علوی المالکی الحسنی : حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء. ص ۲۱)

کچھ اور طریقے، غم جاناں، نہ بتائے
دیوانہ ہے، جو تمہیں کو، دیوانہ بتائے

اے راستے والو! جسے کچھ، واں کی خبر ہو
لللہ ہمیں، یار کا، کاشانہ بتائے!

Marfat.com

(۱۴)

ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد شیرازی دمشقی معروف با مام ابن جزری

(م ـ ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء)

شب میلاد کی خوشی کی وجہ سے جب ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے (کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے)۔ حالانکہ ابو لہب ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی مومن و موحد کا کیا حال ہو گا جو حضور کے میلاد کی خوشی میں حضور کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔۔۔۔ قسم ہے میری عمر کی اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عمیم . جنات نعیم میں داخل کرے۔

(امام قسطلانی: مواہب اللدنیہ . مطبوعہ مصر، ج ا، ص ۲۷)

Marfat.com

(۱۴)

حافظ ابو الفضل شھاب الدین احمد معروف بابن حجر عسقلانی

(م۔ ۸۵۲ھ / ۱۴۴۸ء)

حضور علیہ الصلوہ و السلام مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ۔۔۔۔۔ "تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟"۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا۔۔۔۔۔ "یہ دن نہایت مقدس ہے. مبارک ہے. اسی دن اللہ تعالی نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسی (علیہ السلام) کی نجات بخشی اور ہم تعظیما اس دن کا روزہ رکھتے ہیں"۔۔۔۔۔ حضور علیہ الصلوہ و السلام نے فرمایا۔۔۔۔۔ "ہم موسی (علیہ السلام) کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں"۔۔۔۔۔ پس حضور علیہ الصلوہ و السلام نے

Marfat.com

خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(معلوم ہوا جس دن اللہ تعالٰی کی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرنا چاہیے)۔

(شاہ احمد سعید مجددی: اثبات المولد و القیام. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۳)

ﷺ

پوچھتے کیا ہو، عرش پر یُوں گئے مصطفےٰ کہ یُوں؟
کیف کے پَر جہاں جلیں، کوئی بتائے کیا کہ یُوں!

قصرِ دنیٰ کے راز میں، عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
رُوحِ قدس سے پُوچھیے، تم نے بھی کچھ سُنا کہ یُوں؟

دل کو ہے فکر کس طرح، مُردے جلاتے ہیں حضور؟
اے میں فدا، لگا کر ایک، ٹھوکر اسے بتا کہ یُوں!

باغ میں شکرِ وصل تھا، ہجر میں "ہائے ہائے" گُل!
کام ہے اُن کے ذکر سے، خیر وہ یُوں ہُوا کہ یُوں!

جو کہے شعر و پاسِ شرع، دونوں کا حُسن کیوں کر آئے
لا اُسے پیشِ جلوۂ، زمزمۂ رضا کہ یُوں!

۱۱۶

Marfat.com

(۱۵)

علامہ شہاب الدین احمد بن محمد معروف بامام قسطلانی

(م۔ ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء)

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے رہے ہیں۔ اور ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔

(امام قسطلانی: مواہب اللدنیہ۔ مطبوعہ۔ مصر، ج ۱، ص ۲۷)

یارب عطا ہو مجھ کو ولا اُن کے نام کی
شیدا پہ جن کے آتشِ دوزخ حرام کی!

صدقہ اُنھیں کا اُن کے غضب سے بچا مجھے!
دشمن پہ جن کے نعمتِ جنّت حرام کی!

Marfat.com

(۱۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

(م-۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء)

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے اعمال فساد نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

اے اللہ!

وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟

اس لئے، اے ارحم الراحمین!۔۔۔۔۔ مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے، وہ کبھی

Marfat.com

مسترد نہیں ہوگی۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار. (ترجمہ اردو) مطبوعہ کراچی.
ص ۶۲۴)

ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تخت کے سامنے درود پیش کرنا پھر چلے جانا۔۔۔۔ پھر سب سے پہلے جو درود پیش کرے گا وہ جبرئیل (علیہ السلام) ہوں گے. پھر میکائیل (علیہ السلام). پھر اسرافیل (علیہ السلام). پھر ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام)۔۔۔۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ آئیں گے۔۔۔۔ پھر تم فوج در فوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب خوب سلام بھیجنا۔۔۔۔

(فتاوی رضویہ. ج ۴. ص ۵۴. مطبوعہ مبارک پور بحوالہ)۔ (۱) سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی (م۔ ۳۶۰ھ) المعجم الکبیر۔ (۲) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم (م۔ ۴۰۵ھ): المستدرک۔ (۳) ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی (م۔ ۴۵۴ھ): السنن الکبری)

تعمیل ارشاد

جب مرد فارغ ہوگئے. عورتیں حاضر ہوئیں. اور جب عورتیں فارغ ہوگئیں تو بچے حاضر ہوئے. جس طرح نماز میں مردوں. عورتوں اور بچوں کی صفوں کی ترتیب ہوتی ہے۔ (یعنی سب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے سامنے صف بہ صف کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کیا)

(عبدالحق محدث دہلوی: مدارج النبوہ. ج ۲. ص ۵۴)

Marfat.com

(۱۷)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی

(م ۔ ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء ، مدینہ منورہ)

جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود و سلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہئے کہ ہم آپکے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں ، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں (ان کے) ذریعے شکر بجالائیں۔

(شاہ احمد سعید مجددی : اثبات المولد و القیام ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ، ص ۲۴)

Marfat.com

(۱۸)

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی

(م ـ ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء ۔ مکہ مکرمہ)

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم، سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجب خیرات و برکات دنیوی اخروی ہے۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔

(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی : فیصلہ ہفت مسئلہ، مطبوعہ، لاہور ۱۹۸۶ء، ص ۔ ۵ ۔ ۱۱۱)

Marfat.com

(۱۹)

شیخ محمد بن علوی المالکی الحسینی

(استاد مسجد حرام ، مکہ مکرمہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی میلاد شریف کے دن کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسے بہت بڑا اور عظیم واقعہ قرار دیتے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا فرماتے کہ یہ آپ کے لئے بہت بڑا انعام واکرام ونعمت ہے نیز اس لئے کہ تمام کائنات پر آپ کے وجود مسعود کو فضیلت حاصل ہے۔

(محمد بن علوی المالکی : حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف ۔
مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ، ص ۸۔۹)

Marfat.com

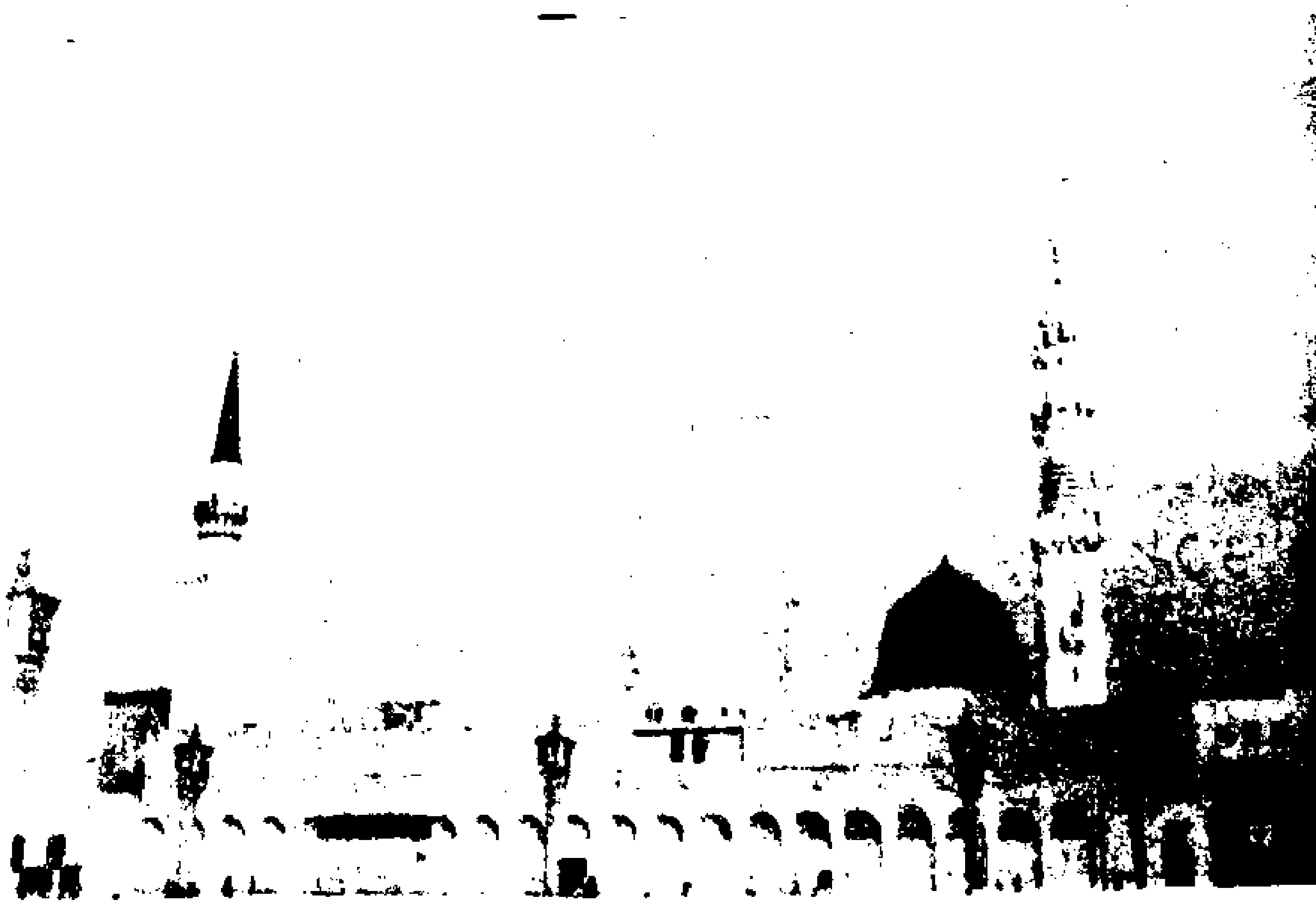

مسجد نبوی شریف

مدینه منوره

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲۰)

انقلاب حسین

چاند چمک رہا ہے۔ ستارے کھل رہے ہیں۔ نور کی پھوار پڑ رہی ہے---- اچانک غلغلہ بپا ہوا۔ ایک ندا دینے والا ندا دے رہا تھا---- لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا۔ دیکھو دیکھو آج وہ طلوع ہوگیا---- آج وہ آنے والا آگیا---- وادی مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونج گئی---- سب حیران کہ یہ ماجرا کیا ہے؟---- کس کا انتظار تھا۔ کون آ رہا ہے؟---- ہاں سونے والو۔ جاگ اٹھو۔ آنے والا آگیا---- نور کی چادر پھیل گئی۔ میلوں کی مسافتیں سمٹ گئیں۔ بصرائے شام کے محلات نظر آنے لگے۔[1] سارے عالم میں اجالا ہوگیا۔ ہاں۔ یہ کون آیا سویرے سویرے؟---- وہ کیا آئے رحمت کی برکھا آگئی۔ نور کے بادل چھاگئے۔ دور دور تک بارش ہو رہی ہے۔ حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے۔ عجب سماں ہے۔ عجب منظر ہے!---- ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا!---- تاریکیاں چھٹ گئیں۔ روشنیاں بکھر گئیں۔ جدھر دیکھو نور ہی نور۔ جدھر دیکھو بہار ہی بہار---- تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے۔ مسرتیں پھوٹ رہی ہیں۔ رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں۔ سارا عالم نہایا ہوا ہے۔ ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے---- ہاں یہ اجلا اجلا سا سماں۔ یہ مہکی مہکی سی فضائیں۔ یہ مست مست ہوائیں۔ جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گا رہی ہیں۔

ہاں بہار آئی۔ بہار آئی---- زندگی میں بہار آئی۔ دماغوں میں بہار آئی۔ دلوں میں بہار آئی۔ روحوں میں بہار آئی۔ علم و حکمت میں بہار آئی۔ تہذیب و تمدن میں بہار آئی۔ فکر و شعور میں بہار آئی۔ عقل و خرد میں بہار آئی----

Marfat.com

برسوں کی ہتھکڑیاں کٹ گئیں. صدیوں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں. گھٹی گھٹی سی فضائیں بدل گئیں. مندی مندی سی آنکھیں روشن ہوگئیں. بجھی بجھی سی طبیعتیں سنبھل گئیں. رندھی رندھی سی آوازیں کھنکھنانے لگیں---- ڈوبتے ہوئے ابھرنے لگے. سہمے ہوئے چہکنے لگے. روتے ہوئے ہنسنے لگے۔ صدیوں کے دبے ہوئے. پسے ہوئے سرفراز ہونے لگے. خون کے پیاسے محبت کرنے لگے. ہارنے والے جیتنے لگے---- بکھرے ہوئے خیال یک جا ہوگئے. منتشر قوتیں سمٹ گئیں. ضعیف و ناتواں ایک قوت بن کر ابھرے اور دنیا نے پہلی مرتبہ جانا کہ انسان احسن تقویم میں بنایا گیا. "اشرف المخلوقات" کے منصب عالی پر فائز کر کے خلافت الٰہیہ سے سرفراز کیا گیا---- زندگی نے ایسا سنگھار کیا کہ سب جھانکنے لگے. سب دیکھنے لگے. سب تکنے لگے. سب بلائیں لینے لگے. سب فدا ہونے لگے. سب آرزوئیں کرنے لگے. سب تمنائیں کرنے لگے. وہ کیا آئے کائنات کا ذرہ ذرہ دل کش و دل ربا معلوم ہونے لگا۔

ہاں آج ان کی آمد آمد کا دن ہے. آج عید کا دن ہے. آج خوشی کا دن ہے---- ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا---- ایسی بہار آئی کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی---- ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ہاں

بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبیِ یار کا جواب کہاں؟

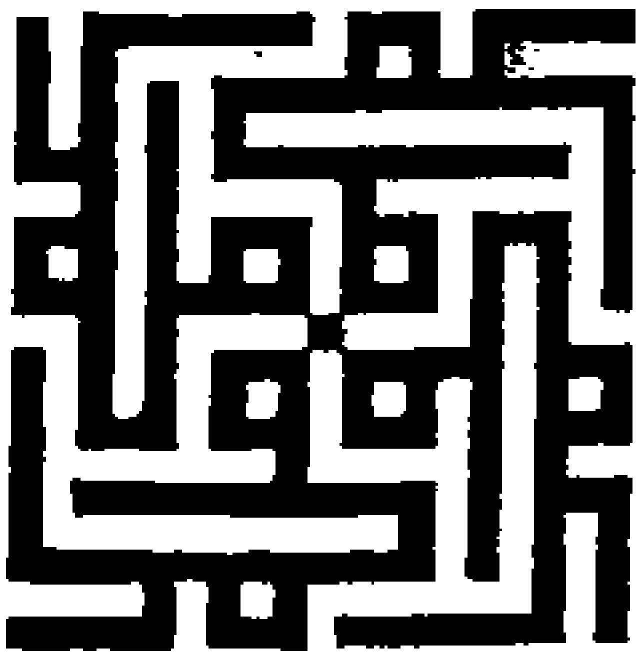

Marfat.com

(۲۱)

عیدوں کی عید

عید کا دن ہے. بچے خوشیاں منا رہے ہیں---- وہ جان جاناں دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے---- فاروق اعظم حاضر ہوئے ہیں---- بچوں کو تنبیہہ فرما رہے ہیں---- یہ کیا ہو رہا ہے؟ ----مگر دیکھئے دیکھئے وہ جان جاں. وہ رؤف و رحیم. رحمتہ للعالمین فرما رہے ہے---- چھوڑو چھوڑو. اے عمر! ان بچوں کو چھوڑ دو---- ہاں! ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ آج ہماری عید ہے [۲] ---- اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری التجا کر رہے ہیں اور آپ ہاتھ اٹھائے پروردگار عالم سے دعا مانگ رہے ہیں۔

اے اللہ! اے پالنہارا آسمان سے ہمارے لئے (پکے پکائے کھانوں کے) خوان اتار تاکہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے. عید ہو جائے [۳]

جس دن آسمان سے کھانا اترے وہ دن "عید" ہو جائے تو غور فرمائیں کہ جس دن وہ جان جاں تشریف لائے وہ دن "عیدوں کی عید" کیوں نہ ہو!---- جس دن رزق اترے وہ دن. عید ہو جائے تو جس دن قاسم رزق اترے وہ دن "عید" کا دن کیوں نہ ہو؟---- اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی ولادت کے دن معمولی دن نہیں---- رب کریم حضرت یحیٰی علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہا ہے:۔

اور سلامتی ہے اس دن جس دن پیدا ہو۔ [۴]

اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام. ایک طفل شیر خوار. گہوارے میں لیٹے کیا فرما رہے ہیں:۔

اور سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا [۵]

اللہ اللہ یوم ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ دنیا میں آنے والے آتے ہی ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا کچھ اور ہی بات

Marfat.com

ہے۔۔۔۔۔ ان کی زندگی کا یہ دن یادگار دن ہے۔۔۔۔۔ ہاں سلام ہو اس دن پر!۔۔۔۔۔ بیشک یہ یادگار دن ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے "پیر" کے دن کے لئے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

"میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور پیر کے دن مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن ہجرت کی ہے۔[6]

جس دن اللہ کے محبوبوں کی زندگی میں کوئی اہم واقعہ پیش آتا ہے اس دن کو "ایام اللہ"[7] میں شمار کر لیا جاتا ہے اور جو واقعہ پیش آتا ہے اسے شعائر اللہ[8] قرار دیدیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ سبحان اللہ!۔۔۔۔۔ کیوں نہ ہو جب کہ ان کا ہاتھ اپنا ہاتھ اور ان کی زبان اپنی زبان قرار دے۔۔۔۔۔ تو پھر ان کے دن اس کے دن اور ان کی ادائیں اس کی ادائیں کیوں نہ ٹھہریں؟۔۔۔۔۔ یہ ایک رمز محبت ہے جس کو محبت والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔

پُل سے اُتارو ، راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پَر بچھائیں تو پَر کو خبر نہ ہو

ایسا گُما دے اُن کی وِلا میں خُدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے ، پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے!
یُوں دل میں آ کہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقِ دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو

اُن کے سوا رضا کوئی حامی نہیں، جہاں
گزرا کرے پسر پہ ، پدر کو خبر نہ ہو

Marfat.com

(۲۲)

آمد بہار

ظہور قدسی ۵۶۹ء میں پیر کے روز ہوا ---- جب یہ خوشخبری آپ کے چچا ابو لہب کو اس کی کنیز ثویبہ نے سنائی تو ابو لہب نے خوشخبری سنتے ہی اس کو آزاد کر دیا۔ [۹] ----- اللہ اللہ آپ کی آمد آمد نے سب سے پہلے عورتوں کو آزادی کا مژدہ سنایا جو صدیوں سے پس رہی تھیں ----- یہ پہلا جشن تھا پھر دوسرا جشن آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے منایا اور آپ کا عقیقہ کیا ---- جب ہم قرآن حکیم کو دیکھتے ہیں تو وہاں آپ کی تشریف آوری پر بطور خاص احسان جتایا جا رہا ہے ---- اللہ کی نعمتیں تو بہت ہیں. بیحد و بیشمار مگر جان نعمت آپ ہی ہیں. اسی لئے احسان جتایا جا رہا ہے۔ اور ارشاد ہو رہا ہے:۔

> یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ایک عظیم الشان رسول بھیجا۔ [۱۰] یہی نہیں بلکہ انعام و احسان عظیم کا چرچا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:۔

> اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ [۱۱]

چرچا بھی کرو. خوشیاں بھی مناو. شادیاں بھی رچاو ---- ارشاد ہو رہا ہے:۔

> اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت و رحمت ایمان والوں کے لئے ---- آپ فرما دیجئے کہ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت (سے ہے) اس پر چاہیئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کی سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ [۱۲]

بیشک آپ کی ذات قدسی سب دھن دولت سے بہتر ہے جبھی تو یہ اعلان فرمایا:۔

Marfat.com

آپ فرما دیجئے. اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور
..... تمہارے بھائی. اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری
کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے.
اور تمہاری پسند کے مکان------ یہ چیزیں الله. اس کے
رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راہ
دیکھو کہ اپنا حکم لائے اور سرکشوں کو راہ نہیں دیتا۔[۱۳]

ایک ایک کر کے وہ سب چیزیں گنا دیں دنیا میں آنے والے ہر انسان کا جن میں دل الجھتا ہے----- ایک ایک چیز اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ایک ایک چیز دل لبھاتی ہے----- مگر ارشاد ہو رہا ہے کہ اگر اور اس کے رسول صلی علیہ وسلم کی غلامی منظور ہے تو یہ سب چیزیں چھوڑنی ہوں گے۔ سب چیزوں سے دل ہٹانا ہوگا---- بس انھیں سے دل لگانا ہوگا---- خود حضور انور صلی علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے
باپ. اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہو
جاوں۔[۱۴]

اور بعض علماء و مبلغین یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت کی بات نہ کیجئے. یہ بات چھپانے کی ہے----- کوئی کہتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت کی باتوں سے (معاذ اللہ) کفر و شرک پھیلتا ہے---- مگر اللہ تعالی نے تو محبت کی بات نہ چھپائی. بلاشبہ یہی بات تو ظاہر کرنے کی ہے. جو چھپانا چاہتا ہے یا دوسروں کو چھپانے کی تلقین کرتا اور جان بوجھ کر ایسی آیات تلاوت نہیں کرتا اور ایسی احادیث بیان نہیں کرتا جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ادب و محبت کے جذبات پیدا ہوں تو وہ اللہ کی منشا کے خلاف بات کرتا ہے اور جو اللہ کی منشا کے خلاف بات کرتا ہے عقل یہ کہتی ہے کہ وہ سرکش ہے---- اسی لئے تو آیہ کریمہ میں ارشاد فرمایا. " اللہ سرکشوں کو راہ نہیں دیتا"---- ورنہ محبت کی باتوں میں سرکشی کا کیا

Marfat.com

ذکر!۔۔۔۔ ہم کو نیک دلی سے اپنے طرز فکر اور طرز عمل کا محاسبہ کرنا چاہئے. دشمنان اسلام کے ہاتھ مضبوط نہ کرنے چاہئیں۔۔۔۔ ہم غیر شعوری طور پر بہت سی غلطیاں کرتے چلے جاتے ہیں اور کوئی جگانے والا ہم کو نہیں جگاتا۔۔۔۔ حیف صد حیف!۔۔۔۔ اللہ اکبر! اس کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ۔ آنے سے پہلے ہی وہ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جانا پہچانا تھا۔۔۔۔ قرآن حکیم شاہد ہے (بقرہ : ۱۳۶) ۔۔۔۔کوئی بھی شخصیت جب ہی بجانی پہچانی ہوتی ہے جب اس کا بار بار ذکر کیا جائے۔۔۔۔ جس کا ذکر نہ کیا جائے وہ بھلا دی جاتی ہے۔۔۔۔ تو قرآن حکیم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے دوسری امتوں نے آپ کا اتنا ذکر کیا. اتنا ذکر کیا کہ لوگ آپ کو اس طرح جاننے پہچاننے لگے جیسے اپنے بچوں کو (بقرہ : ۱۳۶) ۔۔۔۔غور فرمائیں جب تشریف آوری سے پہلے اتنا ذکر کیا گیا تو پھر تشریف آوری کے بعد امت محمدیہ کو کتنا ذکر کرنا چاہئے؟۔۔۔۔ اس سوال کا جواب عقل سلیم سے پوچھئے۔

بیشک محبت نہیں تو کچھ نہیں۔۔۔۔ ساری عبادتیں. ساری ریاضتیں. ساری شب بیداریاں. زہد و تقوی کی ساری داستانیں۔۔۔۔ سب ہیچ ہیں۔ ہاں

مستی عشق مصطفیٰ قریہ بہ قریہ. کو بہ کو
بادہ فیض. جام جام. کیف عطا. سبو سبو

۳۲/۰۶

(٢٣)

جشن بہار

ہاں ذکر تھا ولادت با سعادت پر خوشیاں منانے اور شادیاں رچانے کا----- ٦١٠ء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور اسی کے ساتھ ساتھ پھر اپنا عقیقہ کیا[15] اور اس طرح گویا جشن ولادت فرمایا----- یہی نہیں آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا حسب و نسب اور حالات زندگی بیان فرمائے[16] ----- حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ولادت فرمایا۔[17] حضرت ابراہیم، حضرت موسی، حضرت عیسی علیہم السلام کے حالات بیان فرمائے[18] -----بعض صحابہ کرام کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کا ذکر ولادت اور شمائل و فضائل بیان کئے اور آپ نے خود سماعت فرمائے----- دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں متعدد صحابہ نے نعتیہ قصائد پیش کئے، آپ خوش ہوئے اور دعائیں دیں[19] -----٩ھ/٦٣٠ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں، آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے ہیں اور ذکر ولادت کے لئے اجازت طلب فرما رہے ہیں----- دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مل گئی۔ خوشی خوشی، لہک لہک کے یہ منظوم مولود نامہ پیش فرما رہے ہیں:-

Marfat.com

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی الله عنه

من قبلها طبت فی الظلال و فی
مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد ولابشر
انت و لامضغته و لاعلق

بل نطفة ترکب السفین وقد
الجم نسرا و اهله الغرق

تنقل من صالب الی رحم
اذا مضی عالم بدا طبق

وردت نار الخلیل مکتتما
فی صلبه انت کیف یحترق

حتی احتوی بیتک المهیمن من
خندف علیاء تحتها النطق

وانت لما ولدت اشرقت الا
رض وضائت بنورک الافق

فنحن فی ذلک الضیاء و فی النو
ور وسبل الرشاد نخترق

Marfat.com

۱۔۔۔ آپ پہلے سایوں میں تھے اور منزل مخصوص میں تھے جہاں پتوں سے بدن ڈھانپا گیا۔

۲۔۔۔ پھر آپ بلاد میں اترے۔ اس وقت آپ نہ بشر تھے۔ نہ گوشت پوست اور نہ خون بستہ۔

۳۔۔۔ بلکہ وہ آب صافی جو کشتی پر سوار تھا جب طوفان نے بت "ود نسر" کے پوجنے والوں کو ڈبو ڈالا۔

۴۔۔۔ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یوں ایک عالم سے گزر کر دوسرے عالم میں آتے رہے۔

۵۔۔۔ آپ آتش خلیل میں چھپے چھپے داخل ہوئے۔ جب ان کے صلب میں تھے وہ کیوں کر جلتے؟

۶۔۔۔ تا آں کہ آپ کا محافظ وہ عظیم الشان گھرانہ ہوا جو بلند مرتبہ ہے۔

۷۔۔۔ جب آپ پیدا ہوئے۔ آپ کے نور سے زمین چمک اٹھی اور آفاق روشن ہوگئے۔

۸۔۔۔ تو اب ہم اس ضیاء نور میں ہیں اور ہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں۔[۲۰]

دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ پہلا ذکر ولادت تھا جس کا سلیقہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہم کو بتایا۔۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم نے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت اور آپ کے فضائل و شمائل بیان فرمائے[۲۱] ۔۔۔۔اور ذکر رسول کی محفل سجانے کا سلیقہ جلیل القدر امام۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالی عنہ نے سکھایا۔ جب آپ محبوب کی باتیں سناتے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو کیا کرتے؟ توجہ فرمایئے اور ذرا غور سے:۔

پہلے غسل فرماتے۔ خوشبو لگاتے۔ نئے کپڑے پہنتے۔ طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے۔ چادر سر مبارک پر رکھتے۔۔۔۔۔ان کے لئے ایک

Marfat.com

تخت مثل عروس بچھایا جاتا ----- اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خضوع و خشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اس وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنی ہوتی [۲۲]

عرض کیا گیا آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں؟ ----- فرمایا:۔

مجھے تعظیم رسول سے پیار ہے. میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔ [۲۳]

اللہ اللہ یہ تھے۔ امام دار الہجرت. امت مسلمہ کے امام جنہوں نے عمر بھر امت مسلمہ کو قرآن و حدیث کا درس دیا۔

اگر ادب سیکھنا ہے تو ان سے سیکھئے ----- اگر تعظیم کا سلیقہ سیکھنا ہے تو ان سے سیکھئے ----- یہ سلسلہ آگے بڑھتا گیا اور رفتہ رفتہ قانون الٰہی کے مطابق منظم و مربوط ہوتا گیا ----- خلفائے راشدین. تابعین. تبع تابعین اور علمائے امت نے سنتوں کو ایک نظم دیا ----- گھر بنانے والے نے گھر بنایا اور سجانے والوں نے اس کو خوب سجایا اور سجانے کا حق ادا کر دیا. اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے اور ان پر اپنی بیکراں رحمتیں نازل فرمائے آمین!

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری چوتھی ہجری میں نظم میں آچکی تھی پھر آج سے سات سو برس پہلے ایک نیک باطن اور متقی انسان عمر بن ملا محمد موصلی علیہ الرحمہ نے اس کو باضابطہ قائم کیا [۲۴] ----- ان کی پیروی میں مجاہد کبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے عزیز سلطان اربل ملک ابو سعید مظفر الدین نے ساتویں صدی میں سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا ----- ابن خلکان اربلی شافعی (م۔ ۶۸۱ھ / ۱۲۸۳ء) اس جشن کے عینی شاہد ہیں [۲۵] ----- تاریخ مرآۃ الزماں کے مطابق اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے تھے [۲۶] ----- ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک جلیل القدر عالم ابو الخطاب عمر بن حسن دحیہ کلبی اندلسی بلنسی (م۔ ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء) نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا التنویر فی مولد السراج

Marfat.com

المنیر----- یا----- التنویر فی مولد البشیر و النذیر [۲۷] -----عالم موصوف ۶۰۴ھ/۱۲۰۷ء میں سلطان اربل ابو سعید مظفر الدین کے دربار میں حاضر ہوئے اور یہ کتاب پیش کی جس پر ان کو ایک ہزار اشرفیاں انعام میں ملیں [۲۸] ----- شاہان اسلام کے دل میں میلاد پاک کی یہ قدر و منزلت تھی-----
سلطان اربل کے علاوہ دوسرے بادشاہوں نے بھی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا مثلاً شاہ مصر نے یہ جشن منایا جس کے عینی شاہد علامہ ابن جزری ہیں۔ وہ اس جشن میں شریک ہوئے [۲۹] ----- اس جشن میں ایک ہزار مثقال سونا خرچ کیا جاتا تھا----- سلطان ابو حمو موسیٰ تلمسانی اور ان سے قبل مغرب اقصیٰ اور اندلس کے سلاطین جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا کرتے تھے [۳۰] -----اس جشن کی تفصیل ابو عبد اللہ تونسی ثم تلمسانی نے اپنی تصنیف 'راح الارواح' میں بیان کی ہے۔

(۲۴)

استقبال بہار

یہ تو تھیں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں----- لیکن ساتویں یا آٹھویں صدی ہجری کی بات ہے کہ جلیل القدر عالم امام تقی الدین سبکی شافعی (۶۸۳ھ/۷۵۶ھ) کی خدمت میں علمائے وقت حاضر ہیں، مجلس جمی ہے، حاضرین میں علماء ہی علماء ہیں----- کسی عالم نے اس مجلس مبارک میں امام صرصری کے نعتیہ اشعار پڑھے۔ وہ امام صرصری جنہیں علامہ محمد بن یوسف شافعی صالحی نے 'سبل الہدیٰ والرشاد' میں "حسان وقت" اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق کہا ہے۔ اور اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسین دہلوی نے 'امام جلیل' اور 'مجتہد کبیر' لکھا ہے۔ ہاں جب اس محفل پاک میں اس عاشق صادق کے یہ اشعار پڑھے گئے:۔

Marfat.com

قلیل لمدح المصطفی الخط بالذھب
علی فضة من خط احسن کتب
وان ینھض الاشراف عند سماعه
قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

ترجمہ:۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے لئے یہ بھی کم ہی ہے کہ (یہ مدح) جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر. سونے کے پانی سے لکھی جائے اور بیشک عزت و شرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل سن کر صف بہ صف کھڑے ہوجاتے ہیں یا گھٹنوں کے بل دو زانو ہو جاتے ہیں۔ [۳۱]

یہ شعر سننا تھا. اچانک امام تقی الدین سبکی اور ان کے ساتھ ہی سارے علماء سروقد کھڑے ہوگئے [۳۲] ۔۔۔۔وہ کیا کھڑے ہوئے سارا عالم کھڑا ہوگیا۔۔۔۔ اللہ تعالی جب اپنے محبوب کی کسی اداء کو پسند فرماتے تو اسی طرح عام کر دیتے ہیں۔۔۔۔ آج عالم اسلام میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام و قیام انہیں فاضل جلیل کی یادگار ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اللہ کے فرشتوں کی سنت ہے جس پر امام تقی الدین نے عمل فرمایا:۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ [۳۳]

اور پھر اسی قرآن حکیم میں پروردگار عالم ان درود بھیجنے والوں کی قسم کھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:۔

ان صف بستہ فرشتوں کی قسم [۳۴]

پھر ۱۱ھ / ۶۳۶ء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مدینہ منورہ کے مردوں. عورتوں اور بچوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کیا. یہ صحابہ کرام کی بھی سنت ہے۔۔۔۔

Marfat.com

اللہ کے فرشتوں اور اللہ کے محبوبوں کے اس عمل کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں نے محبوب رکھا ہے۔ چنانچہ پاک و ہند کے مشہور عالم، مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی اور ہم سب کے مخدوم و محترم حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمتہ اللہ علیہ (م۔۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء) تحریر فرماتے ہیں:۔

> اور مشرب فقر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہے اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ ۳۵

بیشک ہر عاشق کو زیب دیتا ہے کہ وہ اس عاشق صادق کی پیروی کرے ---- میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محفلیں اور قیام و سلام کی یہ محفلیں آج سے نہیں صدیوں سے جاری و ساری ہیں ---- چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدث علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ (م۔۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء) کا بیان ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ فرمائیں کہ محافل میلاد پاک دور جدید کی ایجاد ہیں یا صدیوں سے علماء اور صلحاء امت کا اس پر عمل رہا ہے ---- علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں:۔

> یہ عمل ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ میں، مصر و یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب میں ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری و ساری ہے اور وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں ---- اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی ----
>
> ---- خوشیاں مناتے ہیں
>
> ---- غسل کرتے ہیں
>
> ---- عمدہ عمدہ لباس پہنتے
>
> ---- زیب و زینت اور آرائشگی کرتے
>
> ---- عطر و گلاب چھڑکتے

Marfat.com

----- سرمہ لگاتے

اور ان دنوں خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے۔ نقد و جنس وغیرہ میں سے۔ خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں---- اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک و احتشام کرتے ہیں----- اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت۔ سلامتی و عافیت۔ کشادگی رزق۔ مال و دولت۔ اولاد۔ پوتوں۔ نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے----- اور آباد شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔ [۳۶]

یہ تھے اس محدث وقت کے تاثرات جو عالم اسلام میں آج سے تقریباً ۹سو سال پہلے پیدا ہوئے----- اللہ اللہ! محبت والے کب سے اپنے محبوب کی یاد مناتے چلے آ رہے ہیں! حافظ ابو الخیر سخاوی نے لکھا ہے کہ مصر و اندلس و مغرب کے بادشاہ بڑی شان و شوکت سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے چلے آرہے ہیں [۳۷] اور نورالدین ابو سعید بورانی نے لکھا ہے کہ اس مبارک موقعہ پر اطراف و جوانب کے علماء جمع ہوتے ہیں اور یہ شان و شوکت دیکھ کر کافرو گمراہ لوگ جلتے ہیں [۳۸] -----پاکستان میں بھی سرکاری و غیر سرکاری سطح پر بڑے تزک و احتشام سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جاتا ہے۔

ہم شعوری یا غیر شعوری طور پر یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کی عادتیں اور رسمیں قبول کرتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ان رسموں کو بھی اپنا رہے ہیں جنہوں نے معاشرے سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹا دیا----- وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ----- اللہ کے محبوب اور پیارے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی عادتیں اپنائیں یا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن؟----- یقیناً اللہ کے محبوب زیادہ مستحق ہیں----- تو پھر قیل و قال اور حیل و حجت کو ترک کرکے ہم کو معقول راہ اختیار کرنی چاہیے اور اللہ کے

Marfat.com

محبوبوں کی راہ پر چلنا چاہئے کہ قرآن حکیم نے اسی راہ کو صراط مستقیم کہا ہے [۳۹]
-----سچ یہ ہے کہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اب ایک عالمی حقیقت بن چکی اور متفقہ طور پر ملت اسلامیہ کا اس پر عمل ہے-----ذرا انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اٹھائیں اور مقالہ نگار کا یہ فیصلہ سماعت فرمائیں۔

۱---- عملاً پوری دنیائے اسلام میں اس روز خوشی اور مسرت کا سماں ہوتا ہے۔ [۴۰]

۲---- آج تمام اسلامی دنیا میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔ [۴۱]

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

گود میں عالمِ شباب، حالِ شباب کچھ نہ پوچھ
گلبنِ باغ نور کی، اور ہی کچھ اٹھان ہے

تجھ سا سیاہ کار کون؟ اُن سا شفیع ہے کہاں!
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں، دل یہ ترا گمان ہے!

پیشِ نظر وہ نوبہار، سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے، ہاں یہی امتحان ہے

بارِ جلال اٹھا لیا، گرچہ کلیجہ شق ہوا
یوں تو یہ ماہ سبزہ رنگ، نظروں میں دھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا، تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لیے امان ہے، تیرے لیے امان ہے

Marfat.com

مسجد نبوی شریف

مدینه منوره

Marfat.com

(۲۵)

جمہور و جمہوریت

کاروان حیات رواں دواں ہے۔۔۔۔۔ اس کو قرار نہیں. یہ بے قرار ہے۔۔۔۔۔ نہ معلوم کب ارواح کو پیدا کیا گیا پھر وہ سفر کرتیں نہ جانے کب اس عالم آب و گل میں آئیں۔۔۔۔۔ حیران. پریشان۔۔۔۔۔ یہ دنیا ہے یا کوئی عجائب خانہ؟۔۔۔۔۔ یہاں رنگ برنگ کے اقوال و اعمال اور ماکولات و مشروبات کا ایک ڈھیر لگا ہے۔۔۔۔۔ کیا کہیں. کیا نہ کہیں؟۔۔۔۔۔ کیا کریں کیا نہ کریں؟۔۔۔۔۔ کیا کھائیں. کیا نہ کھائیں؟۔۔۔۔۔ کیا پئیں. کیا نہ پئیں؟۔۔۔۔۔ عقل حیران ہے دل پریشان ہے۔۔۔۔۔ قربان جائیے اس رحمن و رحیم کے کہ اس رؤف و رحیم کو بھیجا جس نے خوب. ناخوب اور جائز و ناجائز کی ہم کو تمیز سکھائی اور اعلان فرمایا:۔

۔۔۔۔۔ حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا
۔۔۔۔۔ اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا
۔۔۔۔۔ اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی وہ عفو ہے۔ [۴۲]

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو عفو و مباح ہے اس میں بحث و مباحثہ کی اجازت نہ دی [۴۳] کہ ایسے امور میں بحث و مباحثہ ملت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی ایسے امور میں بحث و مباحثہ کرتا ہے اور اپنی طرف سے حلال و حرام کا حکم لگاتا ہے تو اس کے لئے قرآن حکیم میں یہ وعید اور تنبیہہ موجود ہے:۔

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔ [۴۴]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کے جواز و استحباب کے

Marfat.com

بارے میں ۔ جن کے متعلق کتاب اللہ میں خاموشی اختیار فرمائی ۔ ہمارے سامنے تین اصول رکھے ہیں ۔ ہر بات کو ۔ ہر کام کو ان اصولوں پر آسانی سے جانچا جاسکتا ہے ۔۔۔۔ زمانہ متحرک ہے ۔ ایک حالت پر نہیں رہتا ۔ معاشرے میں تبدیلیاں آتی رہتی ہیں ۔ یہ ایک فطری عمل ہے ۔ اس کو کوئی نہیں روک سکتا ۔۔۔۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول متعین کر کے ان تبدیلیوں کا رخ بھی متعین کر دیا اور ایک بڑی الجھن ختم ہوگئی ۔

پہلا اصول

جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ چیز اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے ۔ [۴۵]

دوسرا اصول

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا تو اس کے لئے اس کا ثواب ہے اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب ہے جب کہ بعد والوں کے ثواب میں کمی نہیں کی جائیگی اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر اس کا گناہ ہے اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہے جب کہ بعد والوں کے گناہوں میں کمی نہیں کی جائے گی ۔ [۴۶]

تیسرا اصول

جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جس کی اصل دین سے نہیں ۔ وہ مردود ہے ۔ [۴۷]

جس کو اللہ نے پسند فرمایا یا اس کے رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم نے ۔۔۔۔ صحابہ نے پسند فرمایا یا تابعین و تبع تابعین نے ۔۔۔۔ صلحائے امت نے پسند فرمایا یا علمائے اسلام کی اکثریت نے ۔ شریعت کی اصطلاح میں یہ سب دین میں داخل ہے ۔ دین سے جدا نہیں ۔۔۔۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایسے امور کے لئے جن کو مسلمانوں کی اکثریت اچھا نہیں سمجھتی ۔۔۔۔ یا وہ امور جن کی اصل دین سے نہیں ۔ ایسے تمام نو پیدا امور کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

بد ترین امور قرار دیا ہے [۴۸] ۔۔۔۔۔اس حدیث مبارک سے یہ مطلب لینا کہ ہر نو پیدا بات گمراہی ہے۔ صحیح نہیں۔۔۔۔۔ اس دعوے کو نہ عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ شریعت بلکہ ایسی نا معقول باتوں کو شارع اسلام علیہ السلام سے منسوب بھی نہ کرنا چاہیئے۔۔۔۔۔ جس نے ملت اسلامیہ کو حکمت و دانائی کی تعلیم دی۔ معاذ اللہ وہ ایسی غیر حکیمانہ بات نہیں فرما سکتا۔۔۔۔۔ متلاشیان حق کے لئے مندرجہ بالا اصولوں کے علاوہ ایک اور حکیمانہ ہدایت فرمادی۔ آپ نے فرمایا:۔

تم سوادا اعظم کی پیروی کرو۔ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔ [۴۹]

مشکوہ شریف کی شرح مرقاہ میں سوادا اعظم۔ کی تشریح کرتے ہوئے یہ وضاحت کی ہے۔

"سوادا اعظم۔ سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ [۵۰]

یہی وہ جماعت ہے جس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔ [۵۱]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اکثریت کیساتھ رہنے کی شدید تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے بڑے دل نشین انداز میں اس حقیقت کو سمجھایا ہے اور ایک حدیث میں گمراہی کی ساری قسموں کو بیان فرما کر ہدایت کی راہ دکھائی۔۔۔۔۔ آپ نے فرمایا:۔

جس طرح بکری کے لئے بھیڑیا ہے اسی طرح شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔۔۔۔۔ (بھیڑیئے کی عادت ہے کہ وہ) گلہ سے بھاگنے والی۔۔۔۔۔ اور دور چلی جانے والی۔۔۔۔۔ اور ایک جانب رہ جانے والی۔۔۔۔۔ بکریوں کو پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔ تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاو۔۔۔۔۔ اور ہر حال میں "جماعت" اور "جمہور" کے ساتھ رہو۔ [۵۲]

اس حدیث شریف میں تین قسم کے گمراہوں کا ذکر فرمایا ہے:۔

Marfat.com

۱۔۔ ایک وہ جو سواد اعظم کو چھوڑ کر چلے گئے۔

۲۔۔ دوسرے وہ جنہوں نے، سواد اعظم، کو چھوڑا تو نہیں، خود کو "سواد اعظم" سے وابستہ کہتے ہیں مگر دور چلے گئے۔

۳۔۔ تیسرے وہ جنہوں نے سواد اعظم کو چھوڑا بھی نہیں، دور بھی نہیں گئے مگر ایک طرف ہو گئے۔

گمراہوں کا ذکر کر کے فرمایا جس طرح بھیڑیا گلہ کو چھوڑنے والی، دور چلے جانے والی، اور ایک طرف کو رہ جانے والی بکریوں کو پکڑ لیتا ہے اسی طرح سواد اعظم کو چھوڑ کر جانے والوں یا دور چلے جانے والوں یا ایک طرف کو رہ جانے والوں کو شیطان پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔ اسی لئے آپ نے مسلمانوں کو شدید تاکید فرمائی:۔

تم اپنے بھائیوں کو گھاٹیوں سے بچاؤ۔ ۵۳

اور ساتھ ہی فرمایا:۔

ہر حال میں جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو۔ ۵۴

اس آخری ہدایت نے کسی بحث و مباحثہ کی گنجائش نہ چھوڑی اور اس خام خیالی کا ازالہ فرما دیا کہ کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ ہماری جماعت میں تو پڑھے لکھے زیادہ ہیں اس لئے ہم حق پر ہیں اور فلاں جماعت میں ان پڑھ زیادہ ہیں اس لئے وہ حق پر نہیں۔۔۔۔ اگر غور فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ مسلمانوں کی پہلی اکثریت ان پڑھوں پر مشتمل تھی۔۔۔۔ نبی امی، ان پڑھوں میں مبعوث ہوئے اور ان کو دانا و بینا بنا دیا۔۔۔۔ کسی جماعت میں ان کا ہونا اس کی دلیل ہے کہ اکثریت ان کے ساتھ ہے کیوں عوام کی اکثریت بالعموم ان پڑھ رہی ہے۔ بہر حال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کو یہ واضح ہدایت ہے کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کی اکثریت اور عوام کے ساتھ رہیں۔۔۔۔ آپ نے دو ٹوک الفاظ میں فرمایا:۔

جس نے جماعت سے بالشت بھر جدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔ ۵۵

Marfat.com

اگر کوئی پوچھنے والا پوچھنا چاہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہدایات فرمائیں خود قرآن حکیم آپ کے ارشادات کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

تو اس سوال کا تفصیلی جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔۔۔۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:۔

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ [۵۶]

پھر فرمانبرداری اور اطاعت اس شان کی ہونی چاہئے کہ کسی مسئلے میں جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔ اس لئے فرمایا:۔

اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی۔ [۵۷]

لیکن اگر جھگڑا ہو ہی جائے تو اس کو نمٹانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کا حل تلاش کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول علیہ التحیتہ والتسلیم کی طرف رجوع کیا جائے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:۔

پھر اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رجوع کرو۔ [۵۸]

صرف رجوع کرنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے حاکم اور عادل تسلیم کیا جائے۔ اسی لئے فرمایا:۔

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ [۵۹]

پھر جو فیصلہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہو جائے اس میں قیل و قال اور بحث و مباحثہ کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ارشاد ہوتا ہے:۔

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو [۶۰]

Marfat.com

لیکن اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے روگردانی کی گئی تو:-

اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا[٦١]

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہوگیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کو بلا قیل و قال تسلیم کرنا چاہیئے۔ بحث و مباحثہ میں پڑ کر خواہ مخواہ ملت کا شیرازہ منتشر نہ کرنا چاہیئے------ جن امور میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی انکو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق بغیر کسی تردد کے قبول کرنا چاہیئے------ اس میں شک نہیں کہ وہ امور جن کو مسلمان اچھا سمجھتے ہیں یا وہ نیک کام جو مسلمانوں نے ایجاد کیئے یا وہ نو پیدا امور جن کی اصل دین سے ہے یقیناً مستحب اور مستحسن ہیں۔ ایسے امور کا کرنا۔ نہ کرنے سے بدرجہا بہتر ہے اور ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو سنت الٰہی بھی ہے اور سنت انبیاء علیہم السلام بھی۔ اس پر خلفا راشدین۔ صحابہ کرام۔ تابعین۔ تبع تابعین اور صلحائے امت کا عمل رہا ہے۔ دور جدید میں مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ایک ملی اور قومی ضرورت ہے۔

(۲٦)

ذکرواذکار

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء صلحاء کے ذکر اذکار دلوں میں قوت پیدا کرتے ہیں اور انسان کو حوصلہ اور ہمت بخشتے ہیں یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے جس کا اندازہ قرآن حکیم کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں بہت سے انبیاء ورسل کا ذکر ہے۔ ان کے مصائب و آلام۔ ان کی ہمت و استقامت۔ ان پر انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم نے ان ذکر و اذکار کی یہ حکمت بیان فرمائی:-

اور (اے محبوب!) ہم رسولوں کے احوال سب کچھ تم سے

Marfat.com

بیان کرتے ہیں جس سے تمہارا دل مضبوط کردیں۔[۶۲]

معلوم ہوا کہ دل کو قوی رکھنے کے لئے اہل عزیمت اور بلند ہمتوں کے احوال سنانا سنت الٰہی ہے اور سننا سنت رسول علیہ التحیتہ و التسلیم چنانچہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم مجالس و محافل کے انعقاد پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

جلسے صرف تماشا نہیں بلکہ قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی پچھلی قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کے لئے ان کا ہونا ضروری ہے---- جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات سن کر خود ان عظیم الشان بزرگوں کی ذریت ہونے کا فخر اور گھمنڈ دل میں نہ پیدا کرے گی تب تک انکے کے سینوں میں اولو العزمی. بلند حوصلگی جوش زن نہیں ہوسکتی۔[۶۳]

اس نفسیاتی پس منظر میں ڈاکٹر اقبال. محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو نمونہ بہتر ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں کے لئے اس وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوہ رسول کو مدنظر رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے---- ان جذبات کو قائم رکھنے کے لئے تین طریقے ہیں۔[۶۴]

ڈاکٹر اقبال نے جن تین طریقوں کی نشاندہی کی ہے وہ مختصرا یہ ہیں:-

---- انفرادی طور پر درود و سلام پڑھنا۔

---- اجتماعی طور پر محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنا۔

---- کسی مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اتباع سنت کی عملی تربیت حاصل کرنا۔

اس میں شک نہیں دور جدید میں مسلمانوں کی دماغی اور قلبی تربیت اور

Marfat.com

کردار سازی کے لئے محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ محافل خلاف شرع امور اور ریاکاری اور نمود و نمائش سے پاک ہوں۔ متحدہ عرب امارات کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس شیخ احمد عبدالعزیز المبارک محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> اس تقریب نے لوگوں کے کردار بنانے اور جذبات ابھارنے میں بڑا تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ [۶۵]

(۲۷)

انفصال و اتصال

مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے ۔۔۔۔۔ آپ ماضی کی طرف پیچھے چلیں اور پیچھے چلیں ۔۔۔۔۔ ایک صدی پیچھے چلیں. دو صدی پیچھے چلیں اور تمام نو پیدا فرقوں اور جماعتوں کو بھی پیچھے چھوڑتے جائیں۔ [۶۶] تو آپ یہ دیکھ کر سخت حیران ہوں گے کہ دور جدید کے ہر نو پیدا فرقے اور جماعت کے اجداد کا تعلق اسی ایک جماعت سے تھا جس کو اصطلاح شریعت اور اصطلاح عوام میں "سواد اعظم اہل سنت و جماعت" کہا جاتا ہے اور جس کا نشان امتیاز صدیوں سے "محفل میلاد" رہا ہے ۔۔۔۔۔ لیکن عقل یہ سوال کرتی ہے کہ قرآن و حدیث کی واضح ہدایات اور تسلسل و تواتر کے باوجود پھر اختلافات نے شدت کیوں اختیار کی اور مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں کیوں بٹ گئے؟ ۔۔۔۔۔ تو ان اختلافات کے جہاں اور اسباب ہیں وہاں راقم کے نزدیک ایک اہم سبب سیاسی بھی ہے ۔۔۔۔۔ جو قابل توجہ ہے۔

دو ڈھائی سو سال پہلے دنیا کے تین براعظموں پر پھیلے ہوئے سواد اعظم. کا شیرازہ منتشر کرنے کے لئے برطانوی محکمہ جاسوسی نے ایک جامع پروگرام بنایا اور

Marfat.com

آنے والی صدیوں میں تسلسل و تندہی کے ساتھ اس پر عمل ہوتا رہا۔ (اب یہودی بھی اس مہم میں سرگرم ہیں) اس پروگرام کے مختلف اہداف تھے۔ ان اہداف میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور صلحائے امت کی ذوات عالیہ سر فہرست نظر آتی ہیں کیوں کہ ان حضرات عالیہ سے وابستگی دین کا صحیح شعور اور اسلام کی سچی محبت پیدا کرتی ہے اور مسلمانوں کو اس حد تک دیوانہ بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے ---- یہی دیوانگی دشمنان اسلام کے لئے صدیوں سے درد سری بنی رہی ---- اس کا علاج انہوں نے یہ سوچا کہ اندرونی اور بیرونی سازشوں کے ذریعہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحائے امت کی محبت مسلمانوں سے چھین کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر کر دیا جائے۔

اٹھارویں صدی کے ایک برطانوی جاسوس ھمفرے کی خفیہ یادداشتوں سے دشمنان اسلام کے پوشیدہ عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ ان یادداشتوں میں پہلے قوت کے ان سرچشموں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں سے مسلمان قوت حاصل کرتے ہیں ---- قوت کے ان سرچشموں میں مندرجہ ذیل کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے:-

۱--- پیغمبر (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اہل بیت. علماء اور صلحا کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کے مراکز قرار دینا۔ ۶۷

۲--- سادات کا احترام اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اور درود و سلام کے مستحق ہیں۔ ۶۸

قوت کے مختلف سرچشموں کی نشاندہی کے بعد ان یاداشتوں میں برطانوی محکمہ جاسوسی کی طرف سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے. ان کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے بہت سی ہدایات دی ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان ہدایات میں مندرجہ ذیل قابل توجہ ہیں:-

۱--- ضروری ہے کہ دلائل سے یہ ثابت کیا جائے کہ قبروں کو

Marfat.com

اہمیت دینا اور ان آرائشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شرع ہے۔ آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

۲۔۔۔ دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہو گا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے دین کے سروں سے ان کے عمامے اتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور علماء کا احترام چھوڑ دیں۔[۶۹]

۳۔۔۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک و بدعت پرستی کے آداب و رسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ و مدینہ اور دیگر شہروں میں جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی۔[۷۰]

ماضی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے. آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن کے ان پوشیدہ عزائم کو کس کس نے پورا کیا اور بعض حضرات اب بھی پورا کرنے میں لگے ہیں---- شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر. اللہ بہتر جانتا ہے---- شاید ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس عظیم بین الاقوامی سازش کا شکار ہیں---- ماضی میں یہ سازشیں چھپی چھپی سی تھیں مگر اب گردش زمانہ نے نقاب الٹ دیا ہے---- ضرورت ہے کہ ہم ہوشمندی اور تدبر سے کام لیں. اپنی بکھری ہوئی قوت کو یک جا کریں---- اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونے والے فرقوں سے دامن کش ہو کر سلف صالحین کی اس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا---- ہمیں اپنے اسلاف کرام سے رشتہ جوڑنا چاہیئے. دشمنان اسلام نے یہ رشتہ توڑا ہے اور ہم کو کہیں کا نہ رکھا---- شکر ہے کہ اب عالم اسلام میں ایک نئی لہر آئی ہے. اب عشق مصطفےٰ کی بات ہو رہی ہے.[۷۱] ----ہاں عشق مصطفےٰ کی بات ہونی چاہیئے---- اس عشق کی جو این و آں سے بے نیاز کر کے آفاقی بنا دیتا ہے---- جو پستیوں سے نکال کر ہمدوش ثریا کر دیتا ہے---- جو مور بے مایہ

Marfat.com

کو سلیماں بنا دیتا ہے۔

ہاں اسوہ رسول علیہ التحیہ و التسلیم کو دل و جان سے اپنایئے----- ان کی ایک ایک ادا کو دل سے لگایئے----- ہاں محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کیجئے۔ محفل میلاد سجایئے. جشن میلاد منایئے----- کہ آسماں سے زمین تک ان کا چرچا ہے. درود و سلام کے گجرے آ رہے ہیں. جا رہے ہیں----- ذکر بلند ہو رہا ہے----- ہاں ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بلندیوں کا امین ہے----- ان کی حیات مبارکہ کی ایک ایک آن رفعتوں کی پاسدار ہے----- وہ اس مقام محمود پر فائز ہوئے جہاں حمد کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے۔ جہاں نعت کی بارش ہو رہی ہے----- ہاں

علیک صلوۃ اللہ یا داعی الھدی
علیک سلام اللہ یا خیر معتصم

علیک صلوۃ اللہ یا دارحکمتہ
علیک سلام اللہ یا جامع الکلم

علیک صلوۃ اللہ یا ایۃ الرضا
علیک سلام اللہ یا مفخر النم

علیک صلوۃ اللہ یا صاحب اللواء
علیک سلام اللہ یا معدن الحکم

Marfat.com

علیک صلوۃ اللہ یا ملجاء الوری
علیک سلام اللہ یا زین زمزم

ایا نسیم صبا ان زرت روضۃ
سلم علی المصطفی صاحب النعم

وقف عند مضجعہ فی مواجھۃ
و بلغ صلوتی و تسلیمی علی روح اکرم ۲ے

۵ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ
۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء
یوم جمعۃ مبارک

احقر محمد مسعود عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ ۔(سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

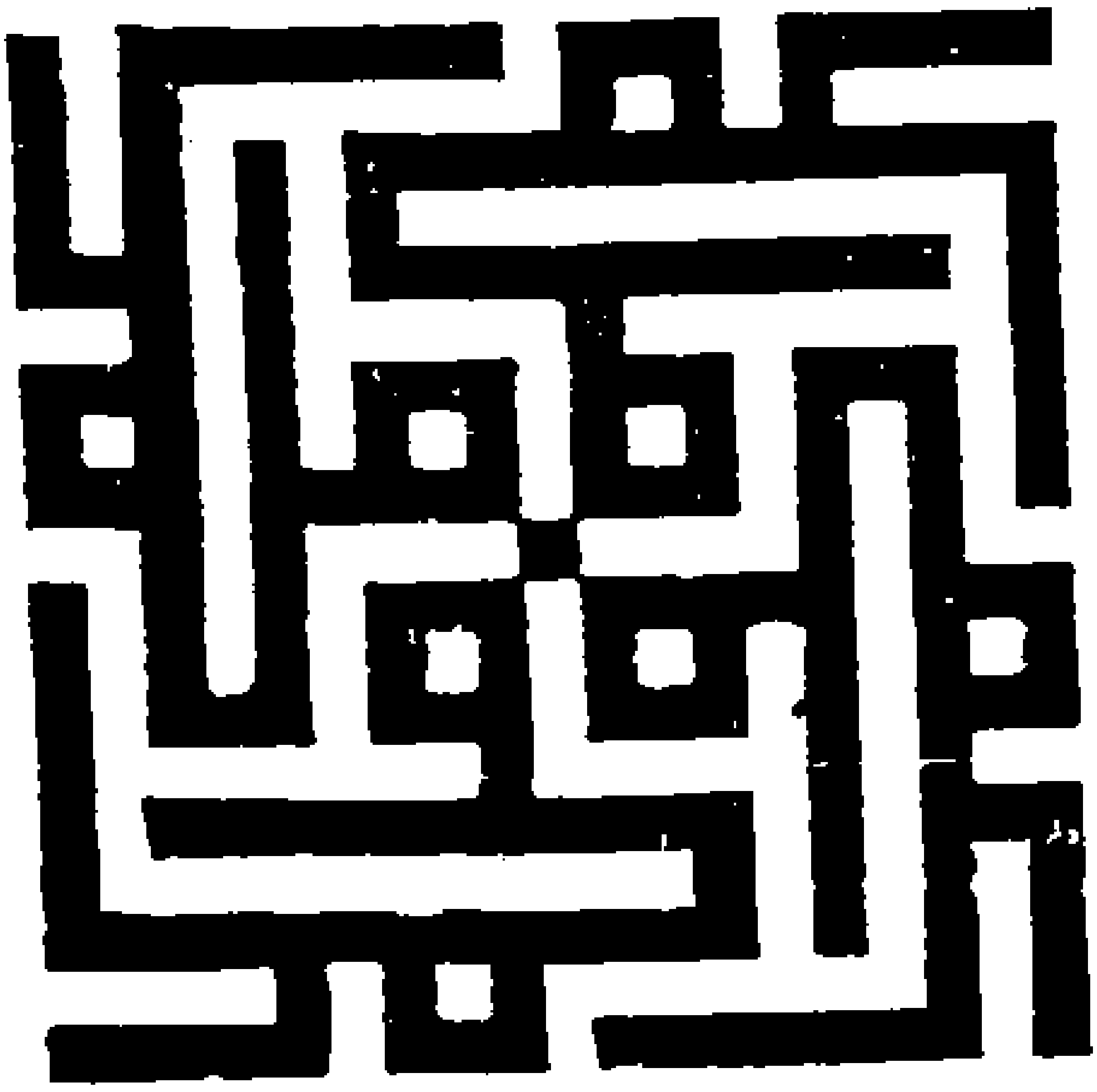

Marfat.com

حواشی اور حوالے

ا۔۔۔ ابو الفداء عماد الدین اسماعیل ابن کثیر : میلاد مصطفے (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء. ص۔ ۱۴. ۱۶

۲۔۔۔ اشرف علی تھانوی: السرور بظہور النور. مطبوعہ ساڈھورہ. ص ۳۳

۳۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ مائدہ. آیت نمبر ۱۱۴

۴۔۔۔ قرآن کریم. سورہ مریم. آیت نمبر ۱۵

۵۔۔۔ قرآن کریم. سورہ مریم. آیت نمبر ۳۳

۶۔۔۔ (ا) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف. ج ا. ص۔ ۷

(ب) ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر: اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء ج ا. ص ۲۱۔ ۲۲

۷۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ ابراہیم. آیت نمبر ۵

۸۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ بقرہ. آیت نمبر ۱۲۵. سورہ آل عمران. آیت نمبر ۹۷

۹۔۔۔ (ا) ابو الفضل شہاب الدین احمد علی ابن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری. ج ۹. ص ۱۱۸

(ب) عبدالرزاق صنعانی: مصنف. ج ۷. ص ۴۷۸

(ج) بدر الدین عینی: عمدہ القاری شرح صحیح البخاری. ج ۲. ص ۹۵

۱۰۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ آل عمران. آیت نمبر ۱۶۴

۱۱۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ ضحیٰ. آیت نمبر ۱۱

۱۲۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ یونس. آیت نمبر ۵۷۔ ۵۸

۱۳۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ توبہ. آیت نمبر ۲۴

۱۴۔۔۔ (ا) ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل: بخاری شریف. ج ا. ص ۱۰۴

(ب) ابو عبدالل‍اہ ولی الدین محمد عبدالل‍اہ خطیب تبریزی: مشکوہ شریف ج ا. ص ۱۴۰

(ج) ابو الحسن بن الحاج قشیری نیشاپوری: مسلم شریف. ج ا. ص ۱۴۰۔ ۱۴۱

۱۵۔۔۔ شاہ احمد سعید مہاجر مدنی: اثبات المولد و القیام. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۳

۱۶۔۔۔ (ا) امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی: ترمذی شریف. ج ۲. ص ۶۶۰۔ ۶۶۷

Marfat.com

(ب) مسلم بن حجاج قشیری : مسلم شریف . ج ۲ . ص ۴۱۷

(ج) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف . ج ۳ ص ۱۱۹۔۱۲۳

۱۷۔۔۔ (ا) ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل : بخاری شریف . ج ۲ . ص ۲۴۹ . ۲۸۳۔۲۸۴۔۲۸۴

(ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوۃ شریف . ج ۲ . ص ۳۸۸ . ۳۸۹ . ۳۹۵

۱۸۔۔۔ ایضا

۱۹۔۔۔ علامہ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : مطبوعہ لاہور . ص۔۷۶

۱۹۔۔۔(احمد بن علوی المالکی الحسنی : حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف . مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء . ص ۱۰

۲۰۔۔۔ ابو الفداء عماد الدین اسمٰعیل ابن کثیر : میلاد مصطفی . مطبوعہ لاہور . ۱۹۸۵ء . ص ۲۹۔۳۰

۲۱۔۔۔ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی . مشکوۃ شریف . ج ۳ . ص ۱۳۲۔۱۳۳

۲۲۔۔۔ (ا) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی مشکوۃ شریف . ج ۳ . ص ۱۳۰

(ب) احمد رضا خاں : اقامۃ القیامہ (۱۲۹۹ھ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء . ص ۴۳

۲۳۔۔۔ایضا . ص ۴۴

۲۴۔۔۔(ا) محمد بن علی یوسف دمشقی شامی : سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد

(ب) عبدالحق مہاجر مکی : الدار المنظم فی حکم عمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵۔۔۔ قاضی شمس الدین احمد بن ابراہیم بن خلکان : وفیات الاعیان انباء الزماں . مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۷ء

۲۶۔۔۔ علامہ محمد رضا مصری : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . مطبوعہ لاہور . ص ۳۳

۲۷۔۔۔ایضا

۲۸۔۔۔(ا) ایضا . ص ۳۳

(ب) جلال الدین سیوطی : حسن المقصد فی عمل المولد

۲۹۔۔۔ عبدالسمیع رامپوری : انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) . مطبوعہ مراد آباد . ص ۲۶۱

Marfat.com

۳۰۔۔۔شیخ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ لاہور. ص ۳۳
۳۱۔۔۔(ا) عبدالحق مہاجر مکی: الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم. ص ۱۲۳. ۱۲۴
(ب) احمد رضا بریلوی: اقامۃ القیامہ (۱۲۹۹ء) مطبوعہ کراچی. ۱۹۸۶ء. ص ۱۷۔۱۸ بحوالہ
(۱) طبقات کبری از شیخ الاسلام ابو نصر عبدالوہاب بن ابی الحسن تقی الدین سبکی
(۲) علی بن برہان الدین حلبی: انسان العیون
۳۲۔۔۔ایضا. ص ۱۲۳۔۱۲۴
۳۳۔۔۔قرآن حکیم: سورہ احزاب. آیت نمبر ۵۶۔۵۷
۳۴۔۔۔قرآن حکیم: سورہ مومن. آیت نمبر ۷. سورہ نباء. آیت نمبر ۳۸
۳۵۔۔۔محمد امداد اللہ شاہ مہاجر مکی: فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات مفتی محمد خلیل خاں برکاتی) مطبوعہ لاہور. ص۔۱۱۱

نوٹ:۔ مسئلہ 'قیام' پر ایک تحقیقی مقالہ 'سلام و قیام' کے عنوان سے قلم بند کیا تھا جو ۱۹۹۵ء میں کراچی سے ادارہ مسعودیہ نے شائع کر دیا تھا۔ پروفیسر عظیمی ایف۔ایم شیخ نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جو ادارہ مذکور نے ۱۹۹۶ء میں شائع کر دیا ہے۔ مسئلہ 'قیام' پر مزید تفصیلات اس مقالے میں مطالعہ فرمائیں۔

مسعود

۳۶۔۔۔(ا) جمال الدین عبدالرحمن ابن الجوزی: بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ لاہور. ص ۳۴. ۳۵
(ب) شیخ اسمٰعیل حقی: تفسیر روح البیان. ج ۹. ص ۵۶
۳۷۔۔۔عبدالسمیع: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مراد آباد. ص ۱۷۱۔۱۷۲
۳۸۔۔۔ایضا. ص ۱۷۱. ۱۷۲
۳۹۔۔۔قرآن حکیم: سورہ فاتحہ. آیت نمبر ۵۔۶. سورہ مائدہ. آیت نمبر ۴۶
۴۰۔۔۔انسائیکلوپیڈیا آف اسلام. مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی. لاہور. ج ۲۱. ص ۸۲۴
۴۱۔۔۔ ایضا. ص ۸۲۶
۴۲۔۔۔(ا) ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری: بخاری شریف. ج ۱. ص ۱۱۷۔۱۱۸
(ب) ابو عبداللہ ولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی: مشکوۃ شریف. ج ۱. ص ۵۵۔۵۹

Marfat.com

(ج) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات . ج ا . ص ۱۳۷ـ۱۳۸

۴۳ـــ(ا) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری : بخاری شریف . ج ا . ص ۱۱۷ـ۱۱۸

(ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوہ شریف . ص ۲۲

(ج) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات : ج ا . ص ۱۳۷ـ۱۳۸

۴۴ـــقرآن حکیم : سورہ نحل . آیت نمبر ۱۱۷

۴۵ـــ(ا) امام محمد : موطا امام محمد . ص ۱۰۴

(ب) ابن قیم : کتاب الروح . ص ۱۰

۴۶ـــ(ا) مسلم بن حجاج قشیری : مسلم شریف . ج ۳ . ص ۷۱۸

(ب) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات شرح مشکوہ . ج ا . ص ۱۵۷

۴۷ـــ(ا) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوہ شریف . ج ا . ص ۴۹ـ۵۰

(ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی : مرقاہ شرح مشکوہ . ج ا . ص ۲۱۵

(ج) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات . ج (ص ۲۵)

(د) یوسف سید ہاشم رفاعی : ادلتہ اہل السنہ : مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء . ص ۲۳۵

۴۸ـــابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوہ شریف . ص ۲۸۳

۴۹ـــ(ا) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوہ شریف . ج ا . ص ـ ۵۸

(ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی : مرقاہ شرح مشکوہ . ج ا . ص ۲۴۹ـ۲۵۰

(ج) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات . ج ا . ص ۱۴۳

۵۰ـــ علی قاری بن سلطان محمد ہروی : مرقاہ شرح مشکوہ . ج ا . ص ۲۴۹

۵۱ـــ ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی : مشکوہ شریف . ج ا . ص ۵۸

۵۲ـــابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب التبریزی : مشکوہ شریف . مطبوعہ کراچی . ص ۳۱

۵۳ـــایضا . ص ۳۱

۵۴ـــایضا . ص ۳۱

۵۵ـــ(ا) ایضا . مشکوہ شریف : مطبوعہ لاہور . ج ا . ص ۶

(ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی . مرقاہ شرح مشکوہ . ج ا . ص ۲۵۵

(ج) عبدالحق محدث دہلوی : اشعۃ اللمعات . ج ا . ص ۱۴۶

Marfat.com

۵٦۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۸۰

۵۷۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ انفال، آیت نمبر ۴٦

۵۸۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۵۹

۵۹۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ٦۵

٦۰۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۲۰

٦۱۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ آل عمران، آیت نمبر ۳۲

٦۲۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ ہود، آیت نمبر ۱۲۰

٦۳۔۔۔ نور محمد قادری: میلاد شریف اور علامہ اقبال۔ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء ص ۵

٦۴۔۔۔ غلام دستگیر: آثار اقبال۔ مطبوعہ حیدر آباد دکن۔ ۱۹۴٦ء۔ ص ۳۰۵

٦۵۔۔۔ خلیل احمد رانا: انوار قطب مدینہ۔ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء۔ ص ۴٦۲

٦٦۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ انعام۔ آیت نمبر ۱٦۰

٦۷۔۔۔ ہفرے کے اعترافات۔ مطبوعہ لاہور۔ ص ۹۸

٦۸۔۔۔ ایضاً۔ ص ۹۸

٦۹۔۔۔ ایضاً۔ ص ۱۰۴۔۱۰۵

۷۰۔۔۔ ایضاً۔ ص ۱۳۰

۷۱۔۔۔ (ا) ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی: علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ۔ مطبوعہ جدہ۔ ۱۹۸۸

(ب) ابو الحسن علی ندوی: نقوش (رسول نمبر) مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۲ء۔ ج ۱۔ ص ۳۳

۷۲۔۔۔ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹوی (م۔ ۱۱۷۴ھ/۱۷٦۱ء)

بذل القوہ فی حوادث سنی النبوہ (مقدمہ)۔ مطبوعہ حیدر آباد سندھ۔ ۱۹٦٦ء۔ ص ۸۸

۷۳۔۔۔ سید نور محمد: میلاد شریف اور علامہ اقبال۔ کراچی ۱۹۹۴ء ص ۳۵

۷۴۔۔۔ ایضاً۔ ص ۳۲

معدوم نہ تھا سایۂ شاہِ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین

تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

Marfat.com

کتابیات

۱۔ قرآن حکیم (ترجمہ مفتی احمد رضا خاں بریلوی) مطبوعہ کراچی ۱۹۷۷ء

۲۔ قرآن حکیم (ترجمہ مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی) مطبوعہ دہلی ۱۹۴۲ء

۳۔ قرآن حکیم (محمود حسن دیوبندی). مطبوعہ مغربی جرمنی ۱۹۷۵ء

۴۔ ابن اثیر. ابی الحسن علی الجزری: اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ. جلد اول. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

۵۔ ابن جوزی بغدادی. حافظ جمال الدین عبدالرحمن: بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ غلام معین الدین نعیمی)

۶۔ ابن خلکان اربلی. شمس الدین احمد بن ابراہیم: (وفیات الاعیان انباء ابناء الزمان) مطبوعہ قاہرہ. ۱۹۴۷ء

۷۔ ابن کثیر. ابو الفداء. عماد الدین اسماعیل: میلاد مصطفےٰ (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء

۸۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: بخاری شریف (ترجمہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری مظہری) مطبوعہ لاہور

۹۔ ابو عبدالل ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ المصابیح. جلد سوم (ترجمہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہاں پوری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء

۱۰۔ ابو الحسن بن الحجاج قشیری نیشا پوری: مسلم شریف. جلد اول. سوم. مطبوعہ کراچی

۱۱۔ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: جامع ترمذی. جلد دوم (ترجمہ مولانا غلام رسول سعیدی) مطبوعہ دہلی

۱۲۔ ابو الفضل شہاب احمد علی بن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری. جلد نہم

۱۳۔ احمد رضا خاں بریلوی: اقامتہ القیامہ علی طاعن القیام لنبی تہامہ (۱۲۹۹ھ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء

Marfat.com

۱۴۔ احمد سعید دہلوی. شاہ: اثبات المولد و القیام. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء
۱۵۔ احمد سعید کاظمی علامہ: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۸۷ء
۱۶۔ اشرف علی تھانوی: السرور بظہور النور ملقب بہ ارشاد العباد فی عید میلاد (۱۳۳۲ھ). مطبوعہ ساڈھورہ
۱۷۔ امداد اللہ مہاجر مکی. حاجی محمد: فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات مفتی محمد خلیل خاں برکاتی) مطبوعہ لاہور
۱۸۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (پنجاب یونیورسٹی) جلد بست و یکم. مطبوعہ لاہور
۱۹۔ بدر الدین عینی: عمدہ القاری شرح صحیح بخاری. جلد دوم۔
۲۰۔ جلال الدین سیوطیؒ: حسن المقصد عمل المولد۔
۲۱۔ خلیل احمد رانا: انوار قطب مدینہ. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء
۲۲۔ عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام بن نافع: مصنف عبدالرزاق
۲۳۔ عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات. جلد اول. مطبوعہ لکھنؤ
۲۴۔ عبدالحق مہاجر مکی: الدار المنظم فی حکم مولد النبی الاعظم
۲۵۔ عبدالسمیع. مولانا: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مراد آباد
۲۶۔ علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاۃ شرح مشکوٰۃ. جلد اول
۲۷۔ غلام دستگیر رشید: آثار اقبال. مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۹۴۶ء
۲۸۔ غلام رسول سعیدی. مولانا: مقالات سعیدی. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
۲۹۔ محمد بن علوی المالکی الحسنی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف (ترجمہ: دوست محمد شاکر سیالوی) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
۳۰۔ محمد بن علی یوسف. دمشقی شامی: سبل الہدی و الرشاد فی سیرت خیر العباد. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
۳۱۔ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ کراچی

Marfat.com

۳۲۔ محمد طفیل نقشبندی، مولانا. تحفۃ الزائرین حصہ چہارم. مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء

۳۳۔ محمد عبدہ یمانی، ڈاکٹر: علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ جدہ ۱۹۸۸ء

۳۴۔ نقوش (رسول نمبر) جلد اول، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

۳۵۔ نور محمد قادری: میلاد شریف اور علامہ اقبال. مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء

۳۶۔ ہاشم رسولی، حاجی سید: زندگانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ فارسی ابن ہشام) جلد اول، مطبوعہ تہران ۱۳۶۴ء شمسی

۳۷۔ ہفرے کے اعترافات. مطبوعہ لاہور

۳۸۔ یوسف سید ہاشم: ادلۃ اہل السنۃ و الجماعۃ (مترجمہ: مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری) مطبوعہ. لاہور ۱۹۸۷ء

زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے

دہن میں زباں تمہارے لیے، بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

فرشتے خدم، رسول حشم، تمام امم، غلام کرم
وجود و عدم، حدوث و قدم، جہاں میں عیاں تمہارے لیے

اصالت کل، امامت کل، سیادت کل، امارت کل
حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہک
زمین و فلک، سماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لیے

Marfat.com

(٣٠)

ڈاکٹر محمد اقبال

عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ با برکت. مقبول و مفید اور قابل عزت کام جو خدا تعالیٰ کو خوشنودی اور خلق خدا کا بہبود کا جامع ہو یہ اور صرف یہ ہے کہ فرزندان اسلام متحد اور متفق ہو کر پوری مستعدی اور اخلاص سے حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پاک کی منادی کریں اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کرنا دین و دنیا. مغفرت و نجات. مذہب و سیاست اور رضائے حق اور قبول الٰہی جملہ سرشتوں کی جان ہے [٧٣]

○

رہا قیام مجھے ایسی محفل میلاد میں شریک ہونے کا اتفاق نہیں ہوا جس میں قیام ہوا ہو. بہت سے لوگ اس قسم کی محفلوں میں قیام بھی نہیں کرتے مگر جو کرتے ہیں وہ برا نہیں بلکہ اچھا کرتے ہیں سر سید احمد خاں کی مجلس میلاد شریف میں حاضری کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ کالج کے طالب علم سالانہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اس میں سر سید آکر بیٹھتے تھے اور آخیر تک بیٹھے رہتے تھے. سلام کے موقع پر سب ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کے ساتھ بلند آواز سے سلام پڑھتے تھے۔ [٧٤]

صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ، جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام!

Marfat.com

مسعود ملت کے آثار علمیہ

تصنیفات

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۱۔	شاہ محمد غوث گوالیاری	سوانح	میرپور خاص	۱۹۶۴ء
۲۔	تذکرہ مظہر مسعود	سوانح	کراچی	۱۹۶۹ء
۳۔	اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر (غیر مطبوعہ مقالہ ڈاکٹریٹ، سندھ یونیورسٹی)	قرآنیات	حیدرآباد سندھ	۱۹۷۰ء
۴۔	فاضل بریلوی اور ترک موالات	سیاسیات	لاہور	۱۹۷۱ء
۵۔	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	سوانح	لاہور	۱۹۷۳ء
۶۔	حیات مظہری	سوانح	کراچی	۱۹۷۴ء
۷۔	عاشق رسول	ادب	لاہور	۱۹۷۶ء
۸۔	سیرت مجدد الف ثانی	سوانح	لاہور	۱۹۷۶ء
۹۔	موج خیال	ادب	کراچی، بمبئی	۱۹۷۷ء
۱۰۔	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	فلسفہ	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۱۔	Neglected Genius of The East	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲۔	مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۳۔	حیات فاضل بریلوی	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۴۔	تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم	سیاسیات	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۵۔	شاعر محبت	ادب	گجرات	۱۹۷۹ء

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۱۶۔	محبت کی نشانی	فقہ و ادب	کراچی، الہ آباد	۱۹۸۰ء
۱۷۔	حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی	سوانح	سیالکوٹ	۱۹۸۱ء
۱۸۔	گناہِ بے گناہی	سیاسیات	لاہور، کراچی	۱۹۸۱ء
۱۹۔	حیات امام اہلسنت	سوانح	لاہور، کراچی	۱۹۸۱
۲۰۔	دائرہ معارف امام احمد رضا	سوانح	کراچی	۱۹۸۲ء
۲۱۔	ماہ و انجم	سوانح	سیالکوٹ	۱۹۸۳ء
۲۲۔	نور و نار	سیرت	لاہور، کراچی	۱۹۸۴ء
۲۳۔	اجالا	سوانح و ادب	لاہور، کراچی	۱۹۸۴ء
۲۴۔	نظام مصطفیٰ	سیاسیات	لاہور	۱۹۸۴ء
۲۵۔	رہبر و رہنما	سوانح و ادب	لاہور، کراچی	۱۹۸۶ء
۲۶۔	آخری پیغام	قرآن و ادب	لاہور، پشاور	۱۹۸۶ء
۲۷۔	تنقیدات و تعاقبات امام احمد رضا	سیاسیات	لاہور	۱۹۸۸ء
۲۸۔	جشن بہاراں	سیرت و ادب	کراچی، لاہور	۱۹۸۸ء
۲۹۔	جان جاں صلی اللہ علیہ وسلم	سیرت و ادب	کراچی	۱۹۸۹ء
۳۰۔	آئینہ رضویات (جلد اول مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	تاریخ، سوانح، سیاسیات	کراچی	۱۹۸۹ء
۳۱۔	جان ایمان	سیرت و ادب	لاہور	۱۹۸۹ء
۳۲۔	دعائے خلیل	سیرت و ادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۳۔	غریبوں کے غمخوار	سوانح و ادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۴۔	امام احمد رضا اور عالمی جامعات	سوانح و ادب	صادق آباد	۱۹۹۰ء
۳۵۔	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ	سوانح و ادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۶۔	تاج الفقہاء	فقہ، سوانح	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۷۔	کل کے معمار	ادب	لاہور	۱۹۹۱ء
۳۸۔	رحمۃ للعالمین	سیرت و ادب	لاہور	۱۹۹۱ء

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۳۹۔	مرادِ رسول	سوانح	لاہور	۱۹۹۲ء
۴۰۔	عیدوں کی عید	سیرت	کراچی، لاہور	۱۹۹۲ء
۴۱۔	قیامت	قرآن وادب	کراچی	۱۹۹۲ء
۴۲۔	آئینہ رضویات (جلد دوم مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	سوانح تاریخ وغیرہ	کراچی	۱۹۹۳ء
۴۳۔	محدث بریلوی	سوانح	کراچی، لاہور	۱۹۹۳ء
۴۴۔	علم غیب	سیرت	کراچی، دہلی	۹۳ء۔۱۹۹۶ء
۴۵۔	جشن ولادت (صلی اللہ علیہ وسلم)	سیرت	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۶۔	رسم ورواج	عمرانیات	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۷۔	رونق حیات	فقہ وادب	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۸۔	تعظیم وتوقیر	سیرت	کراچی، دہلی	۱۹۹۴ء
۴۹۔	حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلابی دین	سیاسیات	بارہ مولہ، کشمیر	۱۹۹۴ء
۵۰۔	نسبتوں کی بہاریں	نفسیات، ادب وتصوف	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۴ء
۵۱۔	حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات	سوانح	کراچی	۱۹۹۵ء
۵۲۔	دو قومی نظریہ اور پاکستان	سیاسیات	لاہور	۱۹۹۵ء
۵۳۔	پیغام	معاشیات اور عمرانیات	کراچی، لاہور	۱۹۹۵ء
۵۴۔	نئی نئی باتیں	فقہ وادب	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۵۔	عورت اور پردہ	فقہ وادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۶۔	سلام وقیام	سیرت وادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۵۷۔	قبلہ	تاریخ و سیرت	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۸۔	آئینہ رضویات (جلد سوم، مرتبہ عبدالستار طاہر)	تاریخ اور سوانح وغیرہ	کراچی	۱۹۹۶ء
۵۹۔	مصطفوی نظام معیشت	معاشیات	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۰۔	فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک	سیاسیات	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۱۔	جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	سیرت	حیدر آباد دکن	۱۹۹۶
۶۲۔	Shaykh Ahmed Sirhindi & Dr. M. Iqbal	سوانح و تصوف	کراچی	۱۹۹۶ء
۶۳۔	آئینہ حقائق	تنقید	لاہور	۱۹۹۶ء
۶۴۔	صراط مستقیم	تصوف و فقہ	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۵۔	تقلید	عمرانیات	کراچی	۱۹۹۷ء
۶۶۔	روح اسلام	تصوف	کراچی	۱۹۹۷
۶۷۔	جس کا انتظار تھا	سیرت	کراچی	زیر تدوین
۶۸۔	خلفائے اعلیٰ حضرت	سوانح	لاہور	(غیر مطبوعہ)
۶۹۔	حضرت فقیہہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی	سوانح	کراچی	۱۹۹۶ء
۷۰۔	مجدد ہزارۂ دوم	تاریخ و سوانح تصوف	کراچی	۱۹۹۷ء
۷۱۔	شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مسعودیہ مظہریہ (اضافات)	تصوف	کراچی	۱۹۹۷ء

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۷۲۔	آئینہ رضویات (جلد چہارم مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	تاریخ و سیاست وغیرہ	کراچی	(زیر تدوین)
۷۳۔	قرآن کا تصور مذہب	مذہب	کراچی	(زیر تدوین)
۷۴۔	ہم کدھر جا رہے ہیں؟	تاریخ و سیاسیات	کراچی	(زیر تدوین)
۷۵۔	رواداری قرآن حکیم کی روشنی میں	سیاسیات قرآنیات	کراچی	(زیر تدوین)

مناجاتِ رضا

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو!
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو!

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو!

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو!

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو!

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر، شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو!

Marfat.com